سوال

(186)زکوۃ کےلیے اصل مال پر سال گزارنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا زکوۃ ادا کرتے وقت مال پر سال کا گزرنا ضروری ہے، آیا سال گزرنے سے پہلے اگر کوئی ضرورت مند آجائے تو کیا اسے زکوۃ دی جاسکتی ہے یا سال گزرنے کا انتظار کرنا ہوگا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

زکوۃ کی شرائط میں سے ایک بنیادی شرط یہ ہے کہ مال مملوکہ پر ایک سال گزر جائے، شریعت نے حکمت و مصلحت کے پش نظر ایک مدت مقرر کردی ہے اور وہ مدت ایک سال ہے۔ زکوۃ کو اس مدت سے مربوط کرنے سے اہل ثروت اور زکوۃ کے حقداروں میں توازن پیدا کرنا مقصود ہے۔ اگر سال سے کم عرصے میں زکوۃ کی ادائیگی کو ضروری قرار دیا جائے تو اس سے مال داروں کے مال میں نقصان کا اندیشہ ہے اور سال سے زیادہ مدت مقرر کردی جاتی تو اس سے مستحقین زکوۃ کا استحقاق مجروح ہوتا، لہذا شریعت نے زکوۃ کے واجب ہو نے کےلیے ایک سال گزرنے کی شرط لگادی ہے۔ اگر اموال مملوکہ پر سال گزرنے سے پہلے پہلے صاحب فوت ہو جائے یا اس کا مال تلف یا چوری ہو جائے تو اس میں زکوۃ ساقط ہو جا تی ہے۔ البتہ اگر سال گزرنے سے پہلے کوئی حقدار آجائے اور زکوۃ کا طالب ہو تو اسے فرضیت سے قبل زکوۃ دی جاسکتی ہے، ادا کردہ زکوۃ کو آئندہ حساب میں شامل کرلیا جائے گا جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ زکوۃ الفطر، عید کا چاند نظر آنے سے ایک دو دن پہلے تحصیل دار کو جمع کرادیتے تھے، اس سے قبل از وقت زکوۃ ادا کرنے کا جواز معلوم ہوتا ہے۔ لیکن تین چیزیں سال پورا ہونے کی شرط سے مستثنیٰ ہیں جن کی تفصیل حسبِ ذیل ہے۔

1 تجارت کا نفع: جو مال تجارت میں لگا ہے وہ اصل ہے، اس میں سال گزرنا ضروری ہے لیکن جو سال کے دوران نفع حاصل ہوتا ہے وہ اصل کے تابع ہوتا ہے لہذا اس نفع پر سال کا گزرنا ضروری نہیں۔

2 مویشیوں سے پیدا ہونے والے بچے بھی اپنی ماؤں کے تابع ہوتے ہیں، بچوں پر بھی سال گزرنے کی شرط ساقط ہے۔ انہیں اپنے اصل کے ہمراہ شمار کیا جائے گا۔

3 زمین کی پیداوار بھی سال گزرنے سے مستثنیٰ ہے یعنی غلہ جات کا سال اس وقت ہے جب یہ حاصل ہوں، ان تین کے علاوہ باقی اموال میں زکوۃ کےلیے ان پر سال کا گزرجانا ضروری ہے۔ (واللہ اعلم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اصحاب الحدیث](#)

جلد4۔ صفحہ نمبر:186

محدث فتویٰ